رسالہ حقیقت ارکانِ محمدی

از تالیفات نکتہ دان و نکتہ رس واقف اسرار ربانی

محقق علوم حقانی مولانا مولوی سید مصطفی قادری الجیلی سلمہ الولی

بحسن اہتمام وسعی مالاکلام مولوی سید نجم الدین صاحب

مطبع ابوالعلائی میں طبع ہوا

۱۳۳۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر طرح کی حمد و ثنا اُس ہادی حقیقی کے شایان ہے جسنے بنی نوع آدم کو
فطرۃ اسلام پر پیدا کرکے صراط مستقیم بتایا اور کلمہ طیبہ کی مصداق علم
الانسان مالم یعلم کی تعلیم دی اور ہزاران درود اُس ذات مقدس
جسنے اُس کلمہ کی تحقیق و تفہیم فرماکر درجہ تکمیل کو پہنچایا اور اسلام مجازی
و حقیقی کی راہ نمائی صاف طور پر فرمائی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ جو
شہادت و نماز و روزہ و حج و زکوۃ ہے پس اسلام کا دار و مدار ان
پانچ امور پر موقوف ہے جبتک انکی تصدیق اور تعمیل بدرجہ تحقیق نہ ہو
مرتبہ کمال کو پہنچنا دشوار ہے تصدیق سے یہہ مراد نہیں کہ صرف زبان
سے اقرار کرلے جیسے طوطا کہا کرتا ہے یہہ تصدیق زبانی کام نہیں دیتی
جب تک تصدیق زبانی تابع تصدیق و تعمیل قلبی و روحی نہو تابع کیا معنی
بلکہ دونو ایک ہوجائیں جیسے وارد ہے واعبد ربک کانک تراہ پس
اس سے ظاہر ہے کہ عبادت بدنی و قلبی دونو ایک ہوں تاوقتیکہ زبان و
قلب و تکلم و سمع ایک نہوں یہہ مرتبہ نہیں حاصل ہوسکتا چنانچہ حدیث شریف

میں آیا ہے الشریعۃ کالسفینۃ والطریقۃ کالبحر والحقیقۃ کالصدف والمعرفۃ کالدر فمن اراد الدر رکب فی السفینۃ ثم شرح فی الیم ثم وصل الی الدر ومن ترک ہذہ الترتیب لم یصل الی الدر اور دوسری حدیث شریف ہے کہ الشریعۃ اقوالی والطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ رویتی پس اس سے ظاہر ہے کہ اسلام کے لئے ابتدا وانتہا یہ ہے جب تک انسان شریعت وطریقت وحقیقت پر جو قول وفعل وحال حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں نہ چلیگا مرتبہ معرفت جو رویت ہے کیسے حاصل ہوگا اور جب تک یہہ ترتیب ملحوظ نہیں رہے گی زمرہ اولئک ہم الفائزون میں کیونکر داخل ہوگا جب انسان پر اول امر فرض ہے کہ پہلی پہل تصدیق الوہیت جو مرتبہ ناسوت مین بلحاظ ظاہر شریعت ہے مکتفی ہے مگر یہہ تصدیق ایک اعلے درجہ کی تصدیق نہیں ہوگی کیونکہ یہہ ابتدائی مرتبہ ہے اور مرتبہ ابتدائی کب تکمیل کے اعتبار کے لایق ہوتا ہے لہذا اسکو بلحاظ باطن شریعۃ جو طریقہ سے نامزد ہے تصدیق وتتمیل کرنا لازم ہوا اسکے بعد بلحاظ حقیقت یہ جو الحقیقۃ احوالی سے ممتاز ہے اقرار وتصدیق کرے اور نیز تتمیل۔ اسکے بعد مرتبہ تکمیل کا جو مرتبہ چہارم اور جامع مراتب بائین ہے سچائی سے اسکی تحقیق درجہ اتمام کو پہنچاوی تو اب اسکی تصدیق اور ایمان مرتبہ کمال کا پہنچیگا علی ہذا باقی ارکان کی بھی تحقیق درجہ کمال کو پہنچاوی جو نکہ

چونکہ حدیث شریف مین آیا ہے الایمان اقرار باللسان وتصدیق
بالقلب وعمل بالارکان اس سے یہ مطلب نہیں کہ صرف طوطے کی طرح
زبان سے کہدین سرہلادین بلکہ ہر فرد بشر پر فرض ہے کہ شریعت و طریقت
وغیرہ مراتب مین جو مشہور خاص و عام ہین ان پانچون ارکان کی تحقیق و
تکمیل مراتب چہارگانہ مین کامل طور پر ہونی چاہیے چونکہ ادا نماز کے قواعد
سے ہر شخص واقف ہے یہان اُسکی بیان کی چندان ضرورت نہین مگر وہ
قواعد وہی ہین جو ظاہر شریعت ہین لیکن اُس مرتبہ کمال کے نہین جو وعبد
ربک کانک تراہ کا مفہوم ہے اگرچہ بظاہر اُسکی ادائی مین دشواری
معلوم ہوتی ہے مگر من جد وجد کی حیثیت سے ممکن ہے اگر یہہ امر
ناقابل الحصول ہوتا تو حضور عالم علیہ السلام کیون ارشاد فرماتے یہہ ہماری
غفلت و عدم توجہ ہے جو اُسکو حاصل نہین کرتے علےٰ ہذا دوسرے ارکان
کی تحقیق بھی ایسی ہی ہے جب تک ارکان خمسہ بحسب ظاہر و باطن ادا نہو نگے
مرتبہ ایمان حقیقی و اسلام حقیقی کو پہنچنا دشوار ہے - لہذا اس فقیر نے
چند ورق ان ارکان خمسہ کی تحقیق مین حسب مراتب چہارگانہ برخوردار سید
محمد قادری طال عمرہ کی تعلیم کے لئے لکھے اور اسکا نام

حقیقت ارکان محمدی

رکھا

پہلا رکن توحید مین

توحید ارکان خمسہ کا پہلا رکن ہے جبتک کوئی شخص اسکی تصدیق نہین کرے گا مومن نہوگا شریعت مین توحید اثبات الوہیت اور اعتقاد معبودیت اور اقرار کلمہ ہے جو طریقہ سلف ہے یا استماع کلام ربانی اور احادیث نبوی یا دلایل عقلی و براہین نقلی سے جیسا کہ اللہ تعالے فرمایا ہے لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا یہہ سمجھنا کہ وہ قدیم بذات خود اور حی بحیات خود اور سمیع و بصیر اپنی سمع و بصر سے اور کلیم اپنی کلام سے ہے یہہ توحید ظاہری خواہ تقلیدی ہو یا عقلی و نقلی جو محتاج آلات نہین سے ہے حاصل کرکے ورطہ شرک و نفاق سے نجات پاسکتے ہین اور مرتبہ اسلام حاصل کرکے مہلکات عذاب ابدی سے محفوظ و مامون ہوتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے لا الہ الا اللہ حصنی فمن دخل حصنی امن من عذابی پس لا الہ الا اللہ ملک انسانیت مین ایک قلعہ استوار ہے اور قلعہ کے لئے ایک امیر عادل اور وزیر عاقل ضرور ہے تا سلطنت شاہی بخدم و حشم اعضا پر جاری کرے اور رعیت تو اسکے جسمانی امن مین رہی اور دزدان راہ جو خطرات نفسانی و شہوانی اور خیالات شیطانی و حیوانی وغیرہ ہین انکو غلبہ و تسلط نصیب نہو اسلئے اسکی انتظام کے واسطے روح امیر اور دل وزیر ہے عوام کلمہ کہنے سے قلعہ مین داخل ہوجاتی ہین لیکن قرب شاہ و وزیر حاصل نہین ہوتا

کیونکہ عوام کی مثال ایک مزدور کی ہے پس مزدور کو قرب شاہ وو زیر
کیسے حاصل ہوگا اسیطرح لوگ شرک جلی سے کلمہ پڑہکر پاک ہوتے ہیں لیکن
وسوسے کے مدرسے باہر نہیں ہوتے - طریقت مین توحید وہ ہے کہ
سالک دواما مقامات و منازل سیر الی اللہ میں رہے اور اس سیر مین ماسوی الحق
اور تعلق غیر سے اعراض کرے اور تمام حرکات و سکنات و خطرات اور سائر
موجودات کو اپنے دل سے دور و محو کرے چنانچہ مولانا جامی فرماتے ہین

توحید بعرف صوفی صاحب سیر
تخلیص دل از توجہ اوست بغیر

حقیقت مین توحید یہہ ہے کہ سالک طریقت جب نور ایمان اور دیدہ بصیرت
سے حق تعالے کو شواہد اکوان و مجالی امکان مین دیکھتا ہے اور اثبات
واجب الوجود کرتا ہے اور جمیع موجودات کو معدوم اور دلایل عقلی و فکری سے
بری ہوتا ہے اور یہہ مقام مین ہستی حق کا ظہور اور تمام اشیا کو حق کی
ہستی مین محو دیکھتا ہے اور ہر شئے مین ذات حق کو منجلی و مشہود پاتا ہی
تو وہ موحد حقیقی ہوتا ہے معرفت مین توحید یہ ہے کہ جب سالک ثبوت
وجود واحد سے نفی غیریت اور دوئی اور اپنی یافت کو زایل پاتا ہے اور تمام
تعینات اسکی نظر مین فانی اور بجز حق کے کچھہ نہین رہتا اور مرتبہ اطلاق
کو بغیر حلول و اتحاد کے پہنچتا ہے تو مرتبہ غیب پر استقرار پاتا ہے جیسے

کوئی آیئنہ مین اپنی صورت کے نظارہ مین مستغرق ہوجاوے اور آیئنہ
اُسکی نظر مین نرہے ایسا ہی موحد پرانوار صفات آلہی اور تجلیات نا متناہی
ظہور اور غلبہ کر لیتے ہین تو وجود امکانی اُسکی نظر شہود مین معدوم ہوجاتا
ہے جیسے کواکب ظہور آفتاب مین کیونکہ کواکب بالذات نیست و معدوم
نہین ہوتے بلکہ پرتو آفتاب مین نظر سے غائب و مستور ہین اسیطرح روح
جب پرتو ذات شہود ہوتی ہے تو آلایش حدوث سے پاک و صاف ہوجاتی
ہے اور علویات و سفلیات کو شواہد و دلایل سے معدوم کرتی ہے تو
حق کے سواے کچھہ مشہود نہین ہوتا اپنی مین کیا بلکہ تمام موجودات مین
ظہور وحدانیت حق مشاہدہ کرتی ہے بہت سے لوگ اسمقام مین لغزش
پاتے ہین اور مجذوب بنکر مدارج ترقی سے باز رہتے ہین اور بعض اپنے کو
حق سمجھکر ورطہ الحاد مین گرتے ہین اور گمراہ ہوتے ہین بغیر رہبری شیخ
کامل کے اس ہاویہ مہلکہ کو قطع کرنا دشوار اور مقصود حقیقی کو پہنچنا ناممکن
جب شناور اس بحر بیکران کا تلاطم امواج تجلیات صفاتی سے فنا رکلی
حاصل کرتا ہے اور جمیع حجابات امکانی سے مجرد ہوتا ہے تو دریاے ذات
کی ایک موج اُسکی سرختی پر جو نور ذات سے منور رہے آتی ہے اور ورطہ
امکانی سے اُسکو نکالکر تمام ممکنات سے مرتفع کردیتی ہے اب اُسکو
مرتبہ محو در محو اور فنا در فنا حاصل ہوجاتا ہے جبتک کوئی مسلمان اس توحید

حقیقی کو حاصل نہ کرے ہرگز اسکی توحید مرتبہ کمال کی نہوگی کیونکہ حدیث شریف
مین آیا ہے۔ من عرف ربہ بالجسم فھو کافر ومن عرف ربہ بالطبع
فھو زندیق ومن عرف ربہ بالنفس فھو ملحد ومن عرف ربہ بالعقل
فھو حکیم ومن عرف ربہ بالقلب فھو صدیق ومن عرف ربہ بالروح
فھو محقق ومن عرف ربہ بالسر فھو عارف ومن عرف ربہ بالخفی
فھو موحد ومن عرف ربہ بربہ فھو مومن کامل شرح اس کلام
ہدایت انجام کی حضرت مولانا رومی قدس سرہ نے یون فرمائی ہے کہ
اندہون کے محلہ مین ایک ہاتھی آیا ہر ایک اندہے کو شوق اسکی دیدار کا ہوا
تو ہر ایک اسکی پاس گیا اور ہاتی کو پکڑا کسی نے خرطوم پکڑی کسی نے دانت
کسی نے کان کسی نے پاؤن کسی نے دم بہرحال ہر ایک نے ایک ایک
حصہ جسم کا پکڑا پس ہر ایک نے تصور کیا کہ ہاتھی کی صورت وہیئت ایسی ہی
ہے اسیطرح اس حدیث شریف سے تعقل ہوسکتا ہے کہ کسی نے جسم کا
اقرار کیا کسی نے طبیعت کو خدا کہا کسی نے نفس کو علی ہذا تا آخر حدیث
پس مومن کامل وہی ہے جو رب سے رب کو پہچانے اور ہر وقت
رب کی آنکھ سے رب کا مشاہدہ کرے جس پر عرفت ربی بربی دال
ہے اور تخلقوا باخلاق اللہ مشعر جسکی تفہیم ارشاد مرشد سے بخوبی
ہوتی ہے۔

دوسرا رکن نماز کے بیان مین

نماز شریعت ۔ صوفیہ نماز کو مذاکرہ کہتے ہین اور نماز کا کمال عمل انتظار پنجوقتہ ہے یعنی ایک وقت سے دوسرے وقت تک اسطرح کہ کوئی وقت نماز کے خیال سے غافل نہو کیونکہ انتظار نماز عین نماز ہے چنانچہ المنتظر للصلوۃ کانہ فی الصلوۃ پس جب نماز کا وقت آوے تو احتیاط وطہارت ونیت وتکبیر تحریمہ وغیرہ واستقبال قبلہ ودیگر مستحبات وضو ابتدا سے جو مقرر ہین نماز ادا کرے جسکا تعلق بدن سے ہے کیونکہ اگر کوئی خیال سوائے نماز کے ہو تو وقت ادا ر نماز وہی خیال پیش نظر ہوگا اسلئے اسکی نفی کے واسطے ہر وقت انتظار وقت نماز ضرور ہے تا وہی تصور نماز پیش رہے چنانچہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین ۔ ہر عابد یکہ باشد او بمراد خود سجدہ میکند یعنے ہر کس مرادے و مطلبے دارد مثلاً آرزوے مال وجاہ وزن وفرزند وغیرہ کہ مراد اوست آن در وقت سجدہ بخاطر او میگذرد ومتمثل میگردد وسجدہ بہان تمثیل اصل میشود پس باید کہ طالب حق حق را مراد سازد تا سجدہ او بحق وصل شود اسلئے طالب حق کو لازم ہے کہ مقصود مراد سوائے ذات حق کے نہ بناوے تا سجدہ مقصود حقیقی کو ہو اور اس رکوع وسجود وغیرہ پر قناعت نکرے

تاز اہد خشک نہو بلکہ اُس مقام سے عروج کرے اور مسجود حقیقی کا خواہان
رہے چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے ۔ واعبد ربک کانک تراہ
فان لم تکن تراہ فانہ یراک یعنی تو اپنے رب کی بندگی ایسی کر
گویا تو اُسکو دیکھتا ہے اگر تو اُسکو نہین دیکھہ سکتا ہے تو وہ تجکو دیکھتا ہی
پس اس حدیث سے طالب کو فکر اور اندیشہ حاصل ہوگا کہ خدایتعالے کو
کسطرح دیکھون اور وہ میرے کو کیسے دیکھتا ہے اور جو حدیث شریف
تفکر ساعۃ خیر من عبادۃ سنین سنۃ مین لفظ تفکر وارد ہے
اُس سے مراد یہی فکر ہے اور نیز دوسری حدیث شریف ہے من تفکر
تبصر جس شخص نے فکر کی پالیا پس طالب کیسے اُسکو پاسکتا ہے کیونکہ وہ
بیچون و بیچگونہ ہے لہذا طالب متفکر کو لازم ہے کہ اول باب الٓہی کو دریافت
کرے اور اُسکی محبت و اطاعت قبول کرے تا اپنی مراد کو پہنچی ورنہ اُس کا
پانا سخت دشوار ہے باب الٓہی وجود مومن کامل سے مراد ہے جو تبیع
انا مدینۃ العلم و علی بابہا ہے پس جب تک پیر کامل کی خدمت مین
حاضر نہوگا اور حسب فرمان اُسکی عمل نہین کرے گا وصول الے المطلوب ناممکن
نماز طریقت ۔ صوفیہ اُسکو مراقبہ کہتے ہین جو نماز وغیر نماز مین ضرور ہے
یعنے جب تک دل خطرات نفسانی و شہوانی و ملکی اور ہوا جس سے پاک و
صاف نہوا اور مقصود ذات حق کے سوا کچھہ نہو سجدہ معبود ادا نہوگا کیونکہ ۔

لاصلوٰۃ الا بحضور القلب مشعر برین امر ہے پس طریقت مین نماز کے مفسد خطرات وخیالات شہوانی وملکی ہین جیسے کسیکا مقولہ ہے الناس عالم او متعلم والباقی ھمج یعنے آدمی وہی ہے جو دانا سجدا ہو یا مرد دانا کا تابع ہو باقی تمام گدہے کی کہی ہین یعنے جب تک آدمی اپنی ظاہر و باطن کو متوجہ بحضرت حق نرکھے ہرگز نماز ادا نہوگی بمصداق لاصلوٰۃ الا بحضور القلب لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اپنی ظاہر وباطن کو ایک کرے اور متوجہ بحضرت حق رکہے تا نماز کامل ادا ہو نماز حقیقت ۔ مرتبہ حقیقت مین نماز وہ ہے کہ سالک اپنی روح کی توجہ دواماً محبوب حقیقی کے جانب رکھے یعنے نماز وغیر نماز مین توجہ بحق رہے جسپر وھم فی صلوٰۃ دائمون شاہد ہے ورنہ عدم توجہ مین نماز قضا ہوگی اور اس توجہ کو مشاہدہ بھی کہتے ہین نماز معرفت ۔ صوفیہ اسکو مکاشفہ کہتے ہین یعنے کشف صفات ذاتی ہے جو طالب حق کو معائنہ ہوتا ہے کہ سمیع کونسی کان سے سنتا ہے اور بصیر کونسی آنکھ سے دیکھتا ہے اور کلیم کونسی زبان سے کلام کرتا ہے اور علیم کونسے سینہ سے ادراک علم کرتا ہے اور کونسے ہاتھ پکڑتا ہے اور مرید کونسے دل سے ارادہ کرتا ہے اور حی کونسے جسم سے زندہ ہے چنانچہ ان حالتون کی توضیح پر یہہ حدیث دال ہے لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ

وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ ویدہ الذی یبطش بہ
ورجلہ الذی یمشی بہا یعنی ہمیشہ میرا بندہ میرے نزدیک ہوتا ہے
نوافل سے یہان تک کہ مین اُسے دوست رکھتا ہون پس جب اُسکو دوست
رکھتا ہون تو اُسکا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ ہوجاتا ہون
جس سے وہ دیکھتا ہے اور زبان ہوجاتا ہون جس سے وہ کلام کرتا ہے اور
ہاتھ ہوجاتا ہون جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ
چلتا ہے یعنے جو بندہ تزکیہ نفس سے متخلق باخلاق اللہ ہوجاوے اور اشتغال
نوافل رکھے اور کوئی امر باطل اُسمین نرہے تو البتہ وہ جو کرتا ہے حق کرتا ہے
وہ جو کہتا ہے حق کہتا ہے اور جو سنتا ہے حق سنتا ہے اور وہ جو دیکھتا ہے
حق دیکھتا ہے اور جانب حق اختیار کرتا ہے اور راہ حق پر چلتا ہے پس
اس سے یقین ہوا کہ انسان مظہر حق ہے جو مسجود ملائکہ ہوا اور مراد نوافل
سے وہ عبادت ہے جو غیر فرائض ہے اور نوافل مین کوئی شئے ترک دنیا
سے بہتر نہین ہے چنانچہ فرمان ہدایت انجام علیہ السلام سے مستفاد ہے
کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ - نماز معرفت - مرتبہ معرفۃ مین
نماز وہ ہے کہ عارف کی دل مین شائبہ غیریت کا اور خطرہ دوئی اعتباری
کا نگزرے کیونکہ شائبہ غیریت اور خطور خطرہ فاسد نماز ہے جب تک مفہوم
ارکان ہر چہار منزل مذکورہ پیش نظر نہو نماز ادا نہوگی اور مقام وہم

سے فی صلوٰۃ دائمون کو نہین پہنچیگا ۔

تیسرا رکن روزہ کے بیانمین

شریعت مین روزہ یہہ ہے کہ صبح سے شام تک اپنے نفس کو کھانے پینے اور عورت کے ملنے سے روکے بلکہ کمال روزہ یہہ ہے کہ اپنے تمام اعضا کو جمیع امور ناشایستہ سے بچاوے اور اشیاء خوردنی و آشامیدنی مین احتیاط کرے وجہ حلال سے کیون نہو ۔ طریقت مین روزہ یہ ہے کہ اپنے قواے جسمی کو تمام خواہشات اور لذات نفسانی و شیطانی سے روکے جیسے آنکھ کو دیدار حسن فانی سے اور کان کو استماع لغویات سے اور زبان کو کلام بیہودہ سے اور دل کو علایق سے خالی کرکے جمال بیمثال کے خیال و فکر سے معمور کرے ۔ صوم حقیقت ۔ اہل حقیقت کا روزہ یہہ ہے کہ اپنی روح کو لذت غیریت اور خودی سے باز رکھے تا جلوہ وصال و قرب میسر ہو کیونکہ الصوم لی انا اجزی بہ اسپر مشعر ہے ۔ صوم معرفت اہل معرفت کے نزدیک روزہ یہہ ہے کہ سالک لذت وحدت ذات کی کثرت تعینات صفاتی مین پاوے اور کثرت تشبیہی کو وحدت حقیقی میں محو کرے تا کثرت وحدت کا حجاب نہو ۔

چوتھا رکن حج کے بیانمین

شریعت مین حج وہ ہے کہ طالب بعد حصول استطاعت زاد و راحلہ اپنی وطن سے نکلے اور میقات پر پہنچے اور احرام باندہے اور کعبہ مقید کے معاینہ بعد تمام شروط ادا کرے - اہل طریقت کے پاس حج وہ ہے کہ مومن کامل کی بیعت اور اسکی تمام لوازمات حاصل ہونے کے بعد ارادہ کو کعبہ دل کی زیارت کے طرف متوجہ کرے اور تعلقات جسمانی اور خطرات نفسانی کو چھوڑکر تسلیم کے میدان مین قدم صدق رکھے اور احرام تصفیہ قلب کا باندہے اور تمام خلایق سے انقطاع کلی وجزی کرے - کیونکہ بمصداق قلب المومن عرش اللہ تعالے دل مظہر جمال بے کیف ہے - ؎

طواف کعبہ دل کن کہ قبلہ معنی ست

بسعی جامہ چو تن سینہ ہی صفا اینجاست

حقیقت مین حج وہ ہے کہ کعبہ حقیقی کا مسافر وطن کو نفی سے نکلے اور عشق کا زاد و راحلہ ہمراہ لیکر ولولہ و شوق پر سوار ہووے اور میدان توحید مین قدم رکھکر مقامات کونی کو طے کرے اور مقام تصفیہ قلب و تجلیہ روح پر پہنچکر ماسوی اللہ سے پاک ہووے اور شہود انوار بیکیف مین قایم رکہکر کعبہ نور کا جو اول ماخلق نوری ہے اپنے سبعہ صفات سے سات طواف کرے اور موصوف صفات ذاتی سے ہوکر بحکم من عرف نفسہ فقد عرف ربہ اپنی ادراک حقیقت سے شیون ذاتیہ کے طرف رجوع

ہووے اور متوجہ کعبہ حقیقۃ الحقایق کا رہے۔ اہل معرفت کے نزدیک
یہ ہے کہ عارف کامل کعبہ جمع الجمع کی زیارت کے واسطے مرتبہ غیریت اور
اثنینت سے گزرے اور کثرت امکانی سے پاک وصاف ہوکر اپنی صفات
ذاتیہ سے مجرد ہووے اور منزل تلوین وتمکین کو طے کرکے شہود تصرف
اسمار الہیہ وحقایق کونیہ جو غیریت مین شرک کرے تو از خود فنا ہوتا ہے اور
کعبہ سر کا طواف اجہات صفات سے کرتا ہے اور ورطہ قرب و بعد ووصل
وفصل سے گزر کر مرتبہ قرب در قرب اور وصل در وصل کو پہنچتا ہے۔

پانچوان رکن زکوۃ مین

زکوۃ شریعت۔ شریعت مین زکوۃ وہ ہے کہ مال پر ایک سال گزرنے کے
بعد اسکا چالیسوان حصہ راہ خدا مین دیوے۔ زکوۃ اہل طریقت یہ ہے
کہ جسقدر مال ہووہ تمام اور کچھہ زیادہ بھی دیوے۔ چنانچہ کسی نے حضرت
شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ دوسو درم مین کسقدر زکوۃ دینی چاہیے
حضرت شبلی نے کہا کہ تیرے واسطے کہون یا میرے لئے اوسنے کہا کیا
آپکے لیے اور حکم ہے اور میرے واسطے اور۔ حضرت شبلی نے فرمایا
ہان تجھے دوسو مین سے پانچ درم دینا ہے اور مجھے دوسو پر پانچ درم
زاید اسنے کہا یہہ مذہب کسکا ہے شبلی نے کہا حضرت صدیق کا۔

چنانچہ ایک روز حضور عالم علیہ السلام نے حضرت صدیق سے فرمایا کہ ما ترکت لعیالک یعنی تونے اپنے عیال کے لئے کیا چھوڑا ہے تو حضرت صدیق نے کہا کہ اللہ و رسولہ۔ ۵

چو کافر فدا ساخت در راہ سر | چہ مسلم کہ باشد فدائے دگر
زمال و روان دل بر آوردہ اند | کہ اہل طریقہ چنین کردہ اند

زکوٰۃ اہل حقیقت کی یہ ہے کہ ہر ایک کو تعلیم و تفہیم علم سلوک اور تلقین اشغال و اذکار کرے چونکہ حضور عالم نے فرمایا ہے لا انفع کنز من العلم ای علم المعرفۃ یعنی کوئی خزانہ نافع تر خزانہ علم معرفت سے نہیں ہے کیونکہ علم معرفت خلایق کے لئے رزق اور خزانہ ہے چو ومن رزقناہ منا رزقا حسنا ہے پس مراد رزق حسن سے علم معرفت ہے۔ زکوٰۃ اہل معرفت کے نزدیک یہہ ہے کہ تصفیہ قلب و تجلیہ روح مریدان صادق کو سکھاوے اور نعمت عشق و محبت و قربت دوستان با وفاق پر ایثار کرے اور ارشاد حقایق و معارف و نفی اغیار طالبان واثق کو تعلیم دے۔ زکوٰۃ معارف افضل و احسن ہے زکوٰۃ مالی و فعلی سے کیونکہ مالی زکوٰۃ سے دوسرونکی جسم کی پرورش ہوتی ہے اور زکوٰۃ افعالی سے سالک کے روح کی پرورش ہوتی ہے اور زکوٰۃ معارف سے دوسرون کی روح کی اسلئے کل اولیا کا منقولہ ہے کہ صحبت یک ساعت با انسان کامل بہتر از عبادات و

ریاضات سالہائے دراز کہ در خلوت کند۔ زیرا کہ انچہ در صحبت حاصل
شود در تنہائی ممکن نیست۔ اسلئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے فاسئلوا
اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی اہل ذکر سے پوچھو جو تم نہین
جانتے ہو مراد اہل ذکر سے وجود مومن کامل ہے کہ اُسکے وسیلہ سے
درجۂ تحقیق و تکمیل کو حاصل کرنا آسان ہے پس خدا تعالےٰ ہر ایک مسلمانکو
مرتبۂ تحقیق عطا فرماوے بمنہ وکرمہ آمین یارب العالمین

تمت